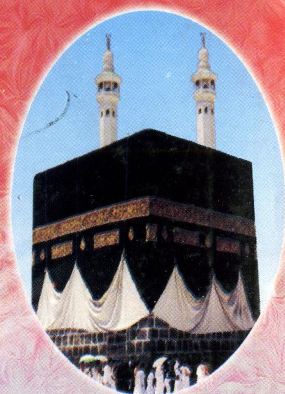
امامت صدیق وعلی

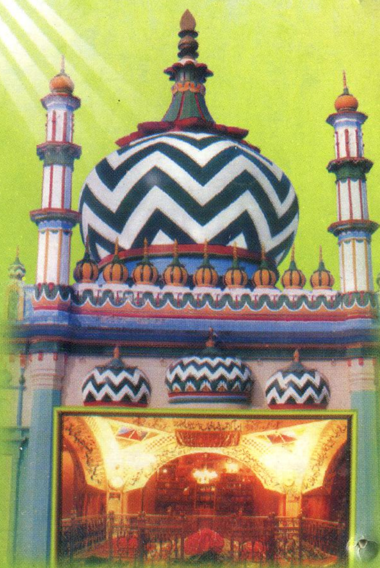




غاية التحقيق
بامامت العلی والصديق

تصنیف لطیف

اعلیحضرت
امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ



بسلسلہ جشن صد سالہ

دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

بظل روحانی

امام المحدثین سیّد المفسرین عمدۃ المتکلمین نائب اعلیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان

علاّمہ ابوالفضل محمد سردار احمد رضوی قدس سرہ العزیز

بفیضان نظر

بقیۃ السلف حجۃ الخلف فقیہ ملّت مظہر اعلیٰ حضرت نائب مفتی اعظم ہند

علامہ محمد اختر رضا خان الازہری دامت برکاتہم العالیہ

بسرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت قبلہ شیخ الحدیث الحافظ القاری

علاّمہ قاضی مشتاق احمد فاروقی رضوی مد ظلہ العالی

الحمد للہ رسالہ مبارکہ

غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی و الصدیق

از

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان

بریلوی قدس سرہ العزیز

ناشر: مکتبہ محدث اعظم پاکستان ۔ لاہور

اسٹاکسٹ: سیزن ڈائری سمیع سینٹر غزنی سٹریٹ ۳۸ اردو بازار

لاہور فون: **7353480**

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: غایة التحقیق فی امامة العلی و الصدیق

مصنف: امام اہلسنت الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرہنگ وترجمہ: گدائے رضا فقیر سید خرم ریاض رضوی الاختری

فارسی عبارات: ایضاً

کمپوزنگ: جناب امداد علی۔ ڈاکٹر محمد نواز رضا۔

ناشر: مکتبہ محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ۔ لاہور

اسٹاکسٹ: سیزن ڈائری۔ سمیع سینٹر غزنی سٹریٹ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

سال اشاعت: ماہ رمضان المبارک ۱۴۲۳ ہجری شریف

عرضداشت

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف وتالیفات اہل علم حضرات کے لئے حرز جاں سے کم نہیں۔ بحیثیت مجدد احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ جس حسن وخوبی سے آپ نے ادا فرمایا ہے فی زمانہ اسکی مثال ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ آپکی لطیف تصانیف اور منیف تالیفات اہل حق کو استقامت فی الدین بخشتی ہیں تو اہل علم حضرات کو ذوق تحقیق سے آشنا کرتی ہیں۔۔۔ گمراہوں کو جادۂ ہدایت پر گامزن کرتی ہیں تو عشاق کو حسن محبوب ﷺ کے دلکش جلووں میں گم کر دیتی ہیں۔۔۔ خود فرمایا اور خوب فرمایا،،

ایسا گمادے ان کی ولا میں خدا ہمیں

ڈھونڈا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

سیّدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا زیرِ نظر رسالہ ہدایت قبالہ امامت صدیق وعلی رضی اللہ عنہما کے موضوع پر ایک شاہکار تصنیف ہے جس میں حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق اکبر کی افضلیت، خلفائے راشدین کا مقام ومرتبہ اور سرکار ولایت مآب علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی علوّ مرتبت قرآن وحدیث اور اجماع امت واقوال ائمہ اہل بیت رسالت سے نہایت سلیس اور عام فہم انداز میں بیان فرما کر ان افراد کے ذوق مطالعہ کو پروان چڑھایا ہے جو دقیق علمی تحریروں سے گھبراتے ہیں۔

یہ رسالہ معنوی اعتبار سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے ''دریا کو کوزہ میں بند کرنا'' کی مثال یہاں صادق آتی ہے۔

فی الحقیقت ''**غاية التحقيق**'' اعلیٰحضرت کی خلفائے راشدین واہلبیت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے قلبی وابستگی ووارفتگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اپنے انہیں جذبات عقیدت کو حدائق بخشش میں یوں بیان فرماتے ہیں،،

جناں بنے گی محبان چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لیکے چلے

ایک نعت شریف میں خلفائے اربعہ علیھم الرضوان کی باہمی الفت و یگانگت کو یوں واضح فرماتے ہیں،،

تیرے چاروں ہمدم ہیں یک جان یکدل
ابوبکر فاروق عثماں علی ہے

مذکورہ شعر میں چاریاروں کے اسمائے گرامی میں جو معنوی ترتیب پیدا کی گئی ہے اسکی لذتوں سے دل والے بخوبی آگاہ ہیں۔۔۔الغرض اعلیٰ حضرت کے قلم حقیقت رقم سے جلوہ نما ہونیوالی یہ تحریریں اپنے دامن میں سینکڑوں تقریریں اور تنویریں سمیٹے ہوئے ہیں،،

جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیونکر آئے
لا اسے پیش جلوۂ **زمزمۂ رضا** کہ یوں

اللہ جلّ مجدہ اس رسالہ مبارکہ سے اہل حق کو خوب مستفیض فرمائے اور رفض و خروج کی باد سموم سے بچائے آمین

سہولت عوام کے لئے رسالہ کے مشکل الفاظ کے معانی اور فارسی عبارات کا اردو ترجمہ کر دیا گیا ہے،علاوہ ازیں اخذ مطالب کیلئے بعض مقامات پر سرخیاں نکالی گئی ہیں جنکے ساتھ نشان (*) اضافہ کیا گیا ہے جبکہ کسی جملہ کی وضاحت کرنے کے لئے نشان ☆ لگایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ حضور اقدس ﷺ کے صدقہ ہماری اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہمارے معاونین مخلصین جناب امداد علی۔ڈاکٹر محمد نواز رضا(سیزن ڈائری،جنکے عملی تعاون سے اس رسالہ کی کمپوزنگ سے لیکر پرنٹنگ تک کے تمام مراحل بحسن وخوبی طے پائے)اور احباب مسلم کتابوی(جنہوں نے فقیر رضوی کو اشاعت کے لئے یہ رسالہ عنایت کیا)کو خصوصی جزا سے نوازے۔آمین۔

فقط گدائے رضا

فقیر سیّد خرم ریاض رضوی الاختری

جامع مسجد نوری راجیانوالی سانده خورد لاہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الله رَبُّ محمّدصلّی علیہ وَسلما

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں

سوال اوّل

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وعترتہ وسلم نے وقت رحلت یا کسی اور وقت اپنے بعد اپنا جانشین کس کو مقرر کیا۔

الجواب

جانشینی ونیابت دو قسم ہے

اول جزئی مقید

کہ امام کسی خاص کام یا خاص مقام پر عارضی طور پر کسی خاص وقت کے لیے دوسرے کو اپنا نائب کرے جیسے بادشاہ کا لڑائی میں کسی کو سردار بنا کر بھیجنا یا کسی ضلع کی حکومت دینا یا تحصیل خراج پر مامور کرنا یا کہیں جاتے ہوئے انتظام شہر سپرد کر جانا۔

اس قسم کا استخلاف صریح حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وعترتہ و ازواجہ وصحابتہ اجمعین وبارک وسلم سے بارہا واقع ہوا جیسے بعض غزوات میں امیر المومنین صدیق اکبر بعض میں حضرت اسامہ بن زید غزوہ ذات السلاسل میں حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو سپہ سالار بنا کر بھیجا تحصیل زکوۃ پر امیر المومنین فاروق اعظم وحضرت خالد بن ولید وغیرھما رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو مقرر فرمایا یہ بھی یقیناً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت تھی کہ اخذ صدقات اصل کام حضور والاصلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ کا ہے قال تعالیٰ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم ان صلاتک سکن لھم ، اے محبوب ان کے مال میں سے زکوۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے

حق میں دعا خیر کرو بے شک تمہاری دعا انکے دلوں کا چین ہے۔

*مختلف مواقع پر نائبین کا تقرر

تعلیم قرآن و دین کے لیے قرائے کرام شہدائے عظام کو مقرر فرمایا،

حضرت عتاب بن اسید کو مکہ معظمہ

حضرت معاذ بن جبل کو ولایت جند

حضرت ابو موسیٰ اشعری کو زبید وعدن

حضرت ابوسفیان والد امیر معاویہ یا حضرت عمرو بن حزم کو شہر نجران

حضرت زیاد بن لبید کو حضر موت

حضرت خالد سعید اُموی کو صنعا

حضرت عمرو بن العاص کو عُمان کا ناظم صوبہ کیا

باذان بن سباسان کیانی مغل کو صوبہ داری یمن پر مقرر رکھا

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو ملک یمن کا عہدہ قضا بخشا

۸ھ میں حضرت عتّاب ۹ھ میں حضرت صدیق اکبر کو امیر الحجاج بنایا بعض وقائع میں

امیر المومنین فاروق اعظم

بعض میں حضرت معقل بن یسار

بعض میں حضرت عقبہ کو حکم قضا دیا

غزوہ تبوک کو تشریف لے جاتے امیر المومنین مرتضٰی علی کو اہلبیت کرام اور غزوہ بدر میں حضرت ابو البابہ اور تیرہ غزوات واسفار کو نہضت فرماتے حضرت عمرو ابن ام مکتوم کو مدینہ طیبہ کا امیر و والی فرمایا از انجملہ

غزوۂ ابواء کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پہلا غزوہ تھا

وغزوۂ بواط وغزوۂ ذی العبرہ وغزوۂ طلب کرز بن جابر وغزوۂ سویق

وغزوۂ غطفان وغزوۂ احد وغزوۂ حمراء الاسد

وغزوۂ نجران وغزوۂ ذات الرقاع وسفر حجۃ الوداع کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پچھلا سفر تھا رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین لخصنا کل ذلک من صحیح البخاری وشروحہ والمواہب اللدنیۃ والمنح المحمدیۃ وشرحھا للزرقانی والاصابۃ فی تمیز الصحابۃ للامام الحافظ العسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

دوم کلی مطلق

کہ حیات مستخلف سے جمع نہیں ہو سکتی یعنی امام کا اپنے بعد کسی کے لیے امامت کبریٰ کی وصیت فرمانا اس کا نص صریح علی الاعلان بتصریح نام حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کے واسطے نہ فرمایا ورنہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ضرور پیش کرتے اور قریش وانصار میں دربارۂ خلافت، مباحثے مشاورے نہ ہوتے۔

*خلافت سے متعلق حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے فرمودات۔

امیر المومنین امام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے باسانید صحیحہ قویہ ثابت کہ جب اون (اُن) سے عرض کی گئی،

﴿۱﴾ استخلف علینا ہم پر کسی کو خلیفہ کر دیجئے فرمایا لا ولکن اترککم کما ترککم رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کسی کو خلیفہ نہ کروں گا بلکہ یو ہیں (یونہی) چھوڑوں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔ اخرجہ الامام احمد بسند حسن وا لبزار بسند قوی والدار قطنی وغیر ھم۔

﴿۲﴾ بزار کی روایت میں بسند صحیح ہے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا ماستخلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاستخلف علیکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہ کیا کہ میں کروں۔

﴿۳﴾ دارقطنی کی روایت میں ہے ارشاد فرمایا: دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلنا یارسول استخلف علینا قال لاان یعلم اللہ فیکم خیر ا یول علیکم خیر کم قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فعلم اللہ فینا خیرا فولی علینا ابابکر ہم نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم میں حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ ہم پر کسی کو خلیفہ فرمادیجیئے ارشاد ہوا نہ (نہیں)۔ اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانیگا تو جوتم سب میں بہتر ہے اوسے (اُسے) تم پر والی فرمادیگا۔ حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا رب العزۃ جل وعلا نے ہم میں بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۴﴾ امام اسحٰق بن راہویہ ودارقطنی وابن عساکر وغیرھم بطرق عدیدہ و اسانیدہ کثیرہ راوی دو شخصوں نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اون (اُن) کے زمانہ ء خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا اعہد عہدہ الیک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام رائی رائتہ کیا یہ کوئی عہد وقرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے فرمایا بل رائیے رائتہ بلکہ ہماری رائے ہے اما ان یکون عندی عہدمن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عہدہ الی فی ذلک فلاواللہ لئن کنت اوّل من صدّق بہ فلاکون اول من کذب علیہ رہا یہ کہ اسباب میں میرے لئے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہدہ قرارداد فرمادیا ہو سو خدا کی قسم ایسا نہیں اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہونگا۔

ولوکان عندی منہ عہد فی ذلک ماترکت اخابنی تیم بن مرۃ وعمر بن الخطاب یثوبان علی منبرہ ولقا تلتھمابیدی ولولم اجد الا بردتی ھذہ

اور اگر اسباب میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد

ہوتا تو میں ابوبکر وعمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نکرنے دیتا اور بیشک اپنے ہاتھ سے اون (اُن) سے قتال کرتا اگرچہ اپنی اس چادر کے سوا کوئی ساتھی نہ پاتا

ولکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یقتل قتلا ولم یمت فجاءة مکث فی مرضہ ایا ما ولیا لی یا تیہ الموذن یوذنہ بالصلاۃفیامر ابابکر فیصلی بالناس وھویری مکانی ثم یاتیہ الموذن فیوذن بالصلاۃ فیامر ابابکر فیصلی بالناس وھویری مکانی،

بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ کچھ قتل☆ انہ ہوئے نہ یکا یک انتقال فرمایا بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گزرے مؤذن آتا نماز کی اطلاع دیتا حضور ابوبکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیشِ نظر موجود تھا پھر موذن آتا اطلاع دیتا حضور ابوبکر ہی کو حکم امامت دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا،

ولقد ارادت امرآۃ من نسا ئہ تصرفہ عن ابی بکر فابی و غضب وقال انتن صواحب یوسف مروا ابابکر فلیصل بالناس،

اور خدا کی قسم ازواج مطہرات سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نہ مانا اور غضب کیا اور فرمایا تم وہی یوسف والیاں ہو ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کرے،

فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نظرنا فی امورنا فاخترنا من رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا و کانت الصلاۃ عظیم الاسلام وقوام الدین فبایعنا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ و کان لذلک اھلا لم یختلف علیہ منا اثنان،

پس جبکہ حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انتقال فرمایا ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کے لیے اوسے (اسے) پسند کرلیا جسے رسول صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کے لیے پسند فرمایا تھا کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی لہذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیعت کی اور وہ اوس (اس) کے لائق تھے ہم میں کسی نے اس بارہ میں خلاف نہ کیا یہ سب کچھ ارشاد کر کے حضرت مولی کرم اللہ تعالی وجھہ الاسنی نے فرمایا،

فادیت الی ابی بکر حقہ وعرفت لہ طاعتہ وغزوت معہ فی جنودہ و کنت آخذ اذا اعطانی واغزو اذ اغزانی واضرب بین یدیہ الحدود بسوطی،

پس میں نے ابوبکر کو اون (ان) کا حق دیا اور اون (ان) کی اطاعت لازم جانی اور اون کے ساتھ ہو کر اونکے لشکروں میں جہاد کیا جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور اونکے سامنے اپنے تازیانہ سے حد لگاتا۔ پھر بعینہ یہی مضمون امیر المومنین فاروق اعظم و امیر المومنین عثمان غنی کی نسبت ارشاد فرمایا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ۔ ہاں البتہ اشارات جلیلہ واضحہ بارہا فرمائے مثلاً

﴿۱﴾ ایک بار ارشاد ہوا میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک کوئیں پر ہوں اوس پر ایک ڈول ہے میں اوس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر ابوبکر نے ڈول لیا دو ایک بار کھینچا پھر وہ ڈول ایک پل ہو گیا جسے چرسہ کہتے ہیں اوسے عمر نے لیا تو میں نے کسی سردار زبردست کو اس کام میں اونکے مثل نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کر دیا کہ پانی پی پی کر اپنی فرودگاہ کو واپس ہوئے رواہ الشیخان عن ابی ہریرۃ وعن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم۔

﴿۲﴾ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجھہ فرماتے ہیں میں نے بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہوا میں اور ابوبکر و عمر کیا میں نے اور ابوبکر و عمر نے چلا میں اور ابوبکر و عمر ☆۲ رواہ الشیخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما۔

﴿۳﴾ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات ایک مرد صالح (یعنی خود حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) نے خواب دیکھا کہ ابوبکر رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں اور عمر ابو بکر سے اور عثمان عمر سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب ہم خدمت اقدس حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اوٹھے (اٹھے) آپس میں تذکرہ کیا کہ وہ مرد صالح تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور بعض کا بعض سے تعلق وہ اس امر کا والی ہونا ☆۳ جس کے ساتھ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں رواہ عنہ ابو داود والحاکم۔

﴿۴﴾ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے بنی المصطلق نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوۃ کس کے پس بھیجیں فرمایا ابو بکر کے پاس عرض کی اگر اونھیں (انھیں) کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں فرمایا عمر کو عرض کی جب اون کا بھی واقعہ ☆۴ ہو فرمایا عثمان کو رواہ عنہ فی المستدرک وقال صحیح۔

﴿۵﴾ ایک بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہو اونھوں نے عرض کی آؤن (آؤں) اور حضور کو نہ پاؤں فرمایا مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آنا رواہ الشیخان عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۶﴾ یوہیں ایک مرد سے ارشاد فرمانا مروی کہ میں نہوں تو ابو بکر کے پاس آنا عرض کی جب اونھیں (انھیں) نہ پاؤں فرمایا تو عمر کے پاس عرض کی جب وہ بھی نہ ملیں فرمایا تو عثمان کے پاس اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ و الطبرانی عن سہل بن ابی حثمتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۷﴾ ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں خریدے ☆۵ یہ واپس جاتا تھا کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ ملے حال پوچھا اوس نے بیان کیا فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہو اور عرض کر اگر حضور کو کچھ حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا کرے گا فرمایا ابو بکر پھر دریافت کرایا اور جو ابو بکر کو کچھ حادثہ پیش آئے تو کون دیگا فرمایا عمر پھر

دریافت کرایا اونھیں بھی کچھ حادثہ درپیش ہو فرمایا ویحک اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت ہائے نادان جب عمر مرجائے تو اگر مرسکے تو مرجانا رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عصمته بن مالك رضی الله تعالی عنه و حسنه الامام جلال الدین سیوطی۔

﴿۸﴾ انھیں اشارات جلیلہ سے ہے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایام مرض وفات اقدس میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنی جگہ امامت مسلمین پر قائم کرنا اور دوسرے کی امامت پر راضی نہ ہونا غضب فرمانا جس سے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم نے استناد فرمایا کہ رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لدیننا افلانر ضاہ لد نیانا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اونھیں چن لیا ہمارے دین کی پیشوائی کو کیا اونھیں ہم پسند نہ کریں اپنی دنیا کی امامت کو۔

﴿۹﴾ اور نہایت روشن وصریح قریب نص وتصریح وہ ارشاد اقدس ہے کہ امام احمد وترمذی نے بافادہ تحسین اور ابن ماجہ وابن حبان وحاکم نے بافادۂ تصحیح اور ابو المحاسن رویانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنھما اور ترمذی وحاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اور طبرانی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ اور ابن عدی نے کامل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ و بارك وسلم نے فرمایا انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و فی لفظ اقتدوا باللذین من بعدی من اصحابی ابی بکر و عمر میں نہیں جانتا میرا رہنا تم میں کب تک ہو لہذا تمھیں حکم فرماتا ہوں کہ میرے اون دو صحابیوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہونگے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالی عنھما

﴿۱۰﴾ ایک بار آخر حیات اقدس میں نص صریح بھی فرما دینا چاہا تھا پھر خدا اور مسلمانوں پر چھوڑ کر حاجت نہ سمجھی امام احمد وامام بخاری وامام مسلم وام المومنین صدیقہ محبوبہ ☆ ۶ سید المرسلین

صلی اللہ تعالی علیہ و علیہم وعلیہا وسلم سے راوی کہ وہ ارشاد فرماتی ہیں قال لی رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ادعی لی اباک و اخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن یقول قائل انا اولی ویابی اللہ والئمومنون الا ابا بکر حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جس مرض میں انتقال فرمانے کو ہیں اوس میں مجھ سے فرمایا اپنے باپ اور بھائی کو بلا لے کہ میں ایک نوشتہ تحریر فرمادوں کہ مجھے خوف ہے کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہہ اوٹھے کہ میں زیادہ مستحق ہوں اور اللہ نہ مانے گا اور مسلمان نہ مانیں گے مگر ابوبکر کو۔

امام احمد کے ایک لفظ یہ ہیں کہ فرمایا ادعی لی عبدلرحمٰن بن ابی بکر اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیہ احدثم قال دعیہ معاذاللہ ان یختلف المومنون فی ابی بکر عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلالو کہ میں ابوبکر کے لیے نوشتہ لکھ دوں کہ اون پر کوئی اختلاف نہ کرے پھر فرمایا رہنے دو خدا کی پناہ کہ مسلمان اختلاف کریں ابوبکر کے بارے میں☆۷ صلی اللہ تعالی علی الحبیب و آلہ وصحبہ وبارک وسلم واللہ سبحنہ و تعالی اعلم و علمہ احکم.

سوال۲

خلفائے ثلثہ☆۸ رضوان اللہ تعالی علیہم سے آیا حضرت علی علیہ السلام افضل تھے یا کم

الجواب

*اہلسنت کا عقیدہ

اہل سنت والجماعت نصر ھم اللہ تعالی کا اجماع ہے کہ مرسلین ملئکہ ورسل وانبیائے بشر☆۹ صلوت اللہ تعالی و تسلیما تہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالی علیہم تمام مخلوق الہی سے افضل ہیں تمام امم عالم اولین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی و عظمت وعزت ووجاہت وقبول وکرامت وقرب وولایت کو نہیں پہنچتا ان الفضل بید اللہ

یو تیه من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

پھران میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی صلی اللہ تعالی علی سیدھم و مولا ھم وآلہ و علیھم و بارك وسلم اس مذہب مہذب پر آیات قرآن عظیم واحادیث کثیرہ حضور پرنور نبی کریم علیہ وعلی آلہ و صحبہ الصلاۃ والتسلیم وارشادات جلیلہ واضحہ امیر المومنین مولیٰ علی مرتضیٰ ودیگر ائمہ اہلبیت طہارت ☆١٠ وارتضا واجماع صحابہ کرام وتابعین عظام وتصریحات ☆١١ اولیائے امت و علمائے ملت ☆١٢ رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہوسکتا فقیر غفر اللہ تعای لہ نے اس مسئلہ میں ایک کتاب عظیم بسیط وضخیم دومجلد پرمنقسم نام تاریخی مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین ۱۲۹۷ھ سے متسم تصنیف کی اور خاص تفسیر آیہ کریمہ ان اکرمکم عنداللہ اتقکم اوراوس سے افضلیت مطلقۂ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی اثبات واحقاق اوراوہام خلاف کے ابطال ☆١٣ وازہاق میں ایک جلیل رسالہ مسمیٰ بنام تاریخی الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی ۱۳۰۱ھ تالیف کیا اس مبحث کی تفصیل اون کتب پر موکول یہاں صرف چند ارشادات ائمہ اہلبیت کرام رضی اللہ تعالی عنھم پر اقتصار ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل کی بیشمار رحمت ورضوان وبرکت امیر المومنین اسد حیدر حق گوحق داں حق پرو ☆١٤ ار کرم اللہ تعالی وجھہ الاسنی پر کہ اوس جناب نے مسئلہ تفضیل کو بغایت مفصل ☆١٥ فرمایا اپنی کرسی خلافت وعرش زعامت پر برسر منبر مسجد جامع و مشاہد ومجامع وجلوات عامہ وخلوات خاصہ میں بطرق عدیدہ تامدد مدیدہ سپید وصاف ظاہر وواشگاف محکم ومفسر بے احتمال دگر حضرات شیخین کریمین وزیرین جلیلین رضی اللہ تعالی عنھما کا اپنی ذات پاک اور تمام امت مرحومہ سید لولاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے افضل وبہتر ہونا، ایسے روشن وابین طور پر ارشاد کیا ☆١٦ جس میں کسی طرح شائبہ شک وتردد نرہا (نہ رہا) مخالف مسئلہ کو مفتری بتایا اسی (۸۰) کوڑے کا مستحق ٹھہرایا ۔ حضرت سے ان اقوال

کریمہ کے راوین اسی (۸۰) سے زیادہ صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین

صواعق امام ابن حجر مکی میں ہے قال الذھبی وقد تواتر ذلك عنه فی خلافته و کرسی

مملکته و بین الجم الغفیر من شیعته ثم بسط الا سانید الصحیحه فی ذلك قال و یقال

رواه عنه نیف و ثمانون نفسا وعدد منھم جماعته ثم قال فقبح الرافضته ما اجھلھم

انتھی،

*شیخین کی فضیلت کے متعلق شیعہ محدث کا قول

یہاں تک کہ بعض منصفان شیعہ مثل عبدالرزاق محدث صاحب مصنف نے باوصف تشیع تفضیل

شیخین ☆ ۱۷ اختیار کی اور کہا جب خود حضرت مولی کرم اللہ تعالی وجھه الاسنی اونھیں

اپنے نفس کریم پر تفضیل دیتے تو مجھے اس کے اعتقاد سے کب مفر ہے مجھے یہ گناہ کیا تھوڑا ہے

کہ علی سے محبت رکھوں اور علی کا خلاف کروں صواعق میں ہے۔ ما احسن ما سلك بعض

الشیعة المنصفین کعبد الرزاق فانه قال افضل الشیخین بتفضیل علی ایا ھما علی

نفسه والا لما فضلتھما کفی بی وزرا ان احبه ثم اخالفه،

اب چند احادیث مرتضوی سینے

﴿۱﴾ حدیث اول صحیح بخاری شریف میں سیدنا وابن سیدنا امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ حضرت

مولٰی کرم اللہ تعالی و جو ھھما سے مروی قلت لابی ای الناس خیر بعدالنبی صلی اللہ

تعالی علیه وسلم قال ابو بکر قال قلت ثم من قال عمر میں نے اپنے والد ماجد کرم اللہ

تعالی وجھه سے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون

ہے فرمایا ابوبکر میں نے عرض کی پھر کون فرمایا عمر رضی اللہ عنھم اجمعین۔

﴿۲﴾ حدیث دوم امام بخاری اپنی صحیح اور ابن ماجہ سنن میں بطریق عبداللہ بن سلمہ امیر المومنین

کرم اللہ تعالی وجھه سے راوی کہ فرماتے تھے خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ

تعالی علیه وسلم ابو بکر و خیر الناس بعد ابی بکر عمر بہترین مردم بعد سید عالم صلی

اللہ تعالی علیہ وسلم ابوبکر ہیں اور بہترین مردم بعد ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہما هذا حدیث ابن ماجہ۔

﴿۳﴾ حدیث سوم امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل بلخی کتاب السنۃ میں راوی اخبرنا ابو بکر بن مردویه ثنا سلیمن بن احمد ثنا الحسن بن المنصور الرمانی ثنا داود بن معاذ ثنا ابو سلمته ابعتکی عبد الله بن عبد الرحمن عن سعید بن ابی عروبته عن منصور بن المعتمر عن ابراهیم عن علقمه قال بلغ علیا ان اقواما یفضلو نه علی ابی بکر و عمر فصعد المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال یا ایها الناس انه بلغنی ان اقواما یفضلونی علی ابی بکر و عمر و لو کنت تقدمت فیه لعاقبت فیه فمن سمعته بعد هذا الیوم یقول هذا فهو مفتر علیه حد المفتری ثم قال ان خیر هذه الا مة بعد نبیها ابوبکر ثم عمر ثم الله اعلم بالخیر بعد قال وفی المجلس الحسن بن علی فقال والله لو سمی الثالث لسمی عثمن یعنی حضرت علقمہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین کرم اللہ تعالی وجہہ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ اونھیں حضرات صدیق وفاروق رضی اللہ تعالی عنہما سے افضل بتاتے ہین یہ سن کر منبر پر جلوہ فرما ہوئے حمد وثنائے الٰہی بجالائے پھر فرمایا اے لوگو مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل کہتے ہیں اس بارہ میں اگر میں نے پہلے سے حکم سنا دیا ہوتا تو بیشک سزا دیتا آج سے جسے ایسا کہتے سنوں گا وہ مفتری ہے اوس پر مفتری کی حد یعنی اسی (۸۰) کوڑے لازم ہیں پھر فرمایا بیشک نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد کون سب سے بہتر ہے علقمہ فرماتے ہیں مجلس میں سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ بھی تشریف فرما تھے انھوں نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔

﴿٤﴾ چہام امام دارقطنی سنن میں اور ابو عمر بن عبد البر استیعاب میں حکم بن حجل سے راوی

حضرت مولی کرم اللہ تعالی وجہہ فرماتے ہیں لا اجد احدا افضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ حد المفتری میں جسے پاؤنگا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے اوسے مفتری کی حد

لگاؤنگا امام ذہبی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

﴿۵﴾ حدیث پنجم سنن دار قطنی میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صحابی اور امیر المومنین کرم اللہ تعالی وجہہ مقرب بارگاہ تھے جناب امیر اونھیں وہب الخیر فرمایا کرتے تھے مروی انہ کان یری ان علیا افضل الامۃ فسمع اقواما یخالفونہ فحزن حزنا شدیدا فقال لہ علی بعد ان اخذیدہ و ادخلہ بیتہ ما احزنك یا ابا جحیفہ فذکرلہ الخیر فقال لہ الا اجزك بخیر الامۃ خیرھا ابو بکر ثم قال ابو جحیفہ فاعطیت، اللہ عھدا ان لا اکتم ھذا الحدیث بعد ان شافھنی بہ علی ما بقیت یعنی ان کے خیال میں مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ تمام امت سے افصل تھے انہوں نے کچھ لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سنا سخت رنج ہوا حضرت مولی ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانہ ولایت ☆۱۸ میں لے گئے غم کی وجہ پوچھی گزارش کی فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے ابوبکر ہیں پھر عمر حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیونگا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا بعد اسکے کہ خود حضرت مولی نے بالمشافہہ مجھ سے ایسا فرمایا۔

﴿۶﴾ حدیث ششم امام احمد مسند ذی الیدین رضی اللہ تعالی عنہ میں ابو حازم سے راوی قال جاء رجل الی علی بن الحسین رضی اللہ تعالی عنہما فقال ما کان منزلۃ ابی بکر و عمر من النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال منزلتھما الساعتہ وھما ضجیعاہ یعنی ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت انور میں حاضر ہو کر عرض کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں ابوبکر و عمر کا

مرتبہ کیا تھا فرمایا جو مرتبہ اونکا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔

﴿۷﴾ حدیث ہفتم دار قطنی حضرت امام باقر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے اجمع بنو فاطمة رضی اللہ تعالی عنہم علی ان یقولوا فی الشیخین احسن مایکون من القول یعنی اولاد امجاد حضرت بتول زہرا صلی اللہ تعالی علی ابیھا الکریم و علیھا و علیھم و بارك وسلم کا اجماع واتفاق ہے کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اوسی کے حق میں کہی جائیگی جو سب سے بہتر ہو۔

﴿۸﴾ حدیث ہشتم امام ابن عساکر وغیرہ سالم بن ابی الجعد سے راوی قلت لمحمد بن الحنیفةھل کان ابو بکر اول القوم اسلاما قال لاقلت فبم علا ابوبکر وسبق حتی لا یذکر احد بخیرابی بکر قال لانه کان افضلھم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربه یعنی میں نے امام محمد بن حنیفہ سے عرض کی کیا ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے فرمایا نہ میں نے کہا پھر کیا بات ہے کہ ابوبکر سب سے بالا رہے اور پیشی لے گئے یہاں تک کہ لوگ اونکے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے فرمایا یہ اس لیے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل تھے جب سے اسلام لائے یہانتک کہ اپنے رب عزوجل سے ملے۔

﴿۹﴾ حدیث نہم امام ابوالحسن دار قطنی جندب اسدی سے راوی کہ امام محمد بن عبداللہ محض بن حسن مثنی بن حسن مجتبی بن علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجوہم کے پاس کچھ اہل کوفہ و جزیرہ نے حاضر ہوکر ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما کے بارہ میں سوال کیا امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہوکر فرمایا انظرالی اھل بلادك یسالونی عن ابی بکر و عمر لھما افضل عندی من علی اپنے شہر والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر وعمر کے بارہ میں سوال کرتے ہیں ہیں وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہ مولی علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔ یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبی کے پوتے اور حضرت امام حسین شہید کربلا کے نواسے ہیں

ان کا لقب مبارک نفس زکیہ ہے ان کے والد حضرت عبداللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی حسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے لہذا محض کہلائے اپنے زمانہ میں سردار بنی ہاشم تھے اونکے والد ماجد امام حسن مثنیٰ اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین صلی اللہ تعالی علی ابیھم و علیھم و بارك وسلم۔

*سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

﴿۱۰﴾ حدیث دہم امام حافظ عمر بن شبہ حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات اللہ تعالی و تسلیماتہ علی جد ھم الکریم و علیھم سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے کوفیوں سے فرمایا انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون ابی بکر و عمر و لم یستطیعوا ان یقولوا فیھما شیئا و انطلقتم انتم فطفر تم فبرئتم منھما فمن بقی فو اللہ مابقی احد الا برئتم منہ یعنی خارجیوں نے اوٹھکر اون سے تبرّیٰ کی جو ابوبکر وعمر سے کم تھے یعنی عثمان وعلی رضی اللہ تعالی عنھم مگر ابوبکر وعمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی اور تم نے اے کوفیوں اوپر جست کی کہ ابوبکر وعمر سے تبرّیٰ کی تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرّا نہ کہا ہو والعیاذ باللہ رب العلمین ،اللہ اکبر امام زید شہید رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامان خاندان زید کو بحمد اللہ کافی ووافی ہے

سید سادات بلگرام حضرت مرجع الفریقین مجمع الطریقین جر شریعت بحر طریقت بقیۃ السلف حجۃ الخلف سیدنا ومولانا میر عبدالواحد حسینی زیدی واسطی بلگرامی قدس اللہ تعالی سرّہ السامی نے کتاب مستطاب سبع سنابل شریف تصنیف فرمائی کہ بارگاہ عالم پناہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں موقع قبول عظیم بروا قع ہوئی حضرت مستفتی دامت برکاتہم کے جدا مجد جداور اس فقیر کے آقائے نعمت ومولائے اوحد حضرت اسد

الواصلین محبوب العاشقین سیدنا و مولانا حضرت سید شاہ حمزہ حسینی زیدی مار

ہروی قدس سرہ القوی کتاب مستطاب کاشف الاستار شریف کی ابتدا میں فرماتے ہیں،

بایدد انست کہ در خاندان ما حضرت سند المحققین سید عبد الواحد بلگرامی

بسیار صاحب کمال برخاستہ اند قطب فلک ہدایت و مرکز دائرہ

ولایت بود در علم صوری و معنوی فائق و از مشارب اہل تحقیق ذائق

صاحب تصنیف و تالیف ست و نسب ایں فقیر بچہار واسطہ

بذات مبارکش می پیوند پھر بعد چند اجزا کے فرماتے ہیں،

اشہر تصانیف او کتاب سنابل ست در سلوک و عقائد حاجی الحرمین

سید غلام علی آزاد سلمہ اللہ در مآثر الکرام می نویسد وقتے در شہر رمضان

المبارک سنتہ خمس و ثلثین و مائتہ والف مولف اوراق در دار الخلافتہ

شاہجہان آباد خدمت شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ را زیارت کرد ذکر میر

عبد الواحد قدس سرہ در میان آمد شیخ مناقب و مآثر میر تا دیر بیان کرد

فرمود شبے در مدینہ منورہ پہلو بر بستر خواب گزاشتم در واقعہ می بینم کہ من

و سید صبغتہ اللہ بروجی معاً در مجلس اقدس رسالت پناہ صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم باریاب شدیم جمعے از صحابہ کرام و اولیائے امت حاضر

اندر رینہا شخصے ست کہ حضرت با او لب بہ تبسم شیریں کردہ حرفہا

میزنند و التفات تمام دارند چوں مجلس آخر شد از سید صبغت اللہ

استفسار کردم کہ ایں شخص کیست کہ حضرت با او التفات باینمرتبہ

دارند گفت میر عبد الواحد بلگرامی و باعث مزید احترام او اینست کہ

سنابل تصنیف او در جناب رسالت پناہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

مقبول افتادہ انتہی کلامہ انتہی مقالہ الشریف بلفظہ المنیف قدس اللہ

تعالیٰ سرہ الطیف ۔

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے اس کتاب مقبول ومبارک میں مسئلہ تفضیل بکمال تفصیل وتاکید جمیل وتہدید جلیل ارشاد فرمایا لفظ مبارک سے چند حروف کی نقل سے شرف حاصل کروں اولیائے کرام ومحدثین وفقہا جملہ اہلحق کے اجماعی عقائد میں بیان فرماتے ہیں،

واجماع دارند کہ افضل از جملہ بشر بعد انبیا ابوبکر صدیق ست د بعدازوے عمر فاروق ست وبعد ازوے عثمان ذی النورین ست وبعدازوے علی مرتضی ست رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پھر فرمایا فضل ختنین ازفضل شیخین کمتر ست بے نقصان وقصور پھر فرمایا اجماع اصحاب وتابعین وتبع تابعین وسائر علمائے امت ہمبرین عقیدہ واقع شدہ است پھر فرمایا مخدوم قاضی شہاب الدین در تیسر الحکام بنشت کہ ہیچولی بدرجہ ہیچ پیغمبرے نرسد زیراکہ امیر المومنین ابوبکر بحکم حدیث بعد پیغبراں از ہمہ اولیا برتر ست واو بدرجہ ہیچ پیغامبرے نرسید وبعد اوامیر المومنین عمر بن خطاب ست دبعد او امیر المومنین عثمان بن عفان ست وبعد اوامیر المومنین علی بن ابی طالب ست رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کسیکہ امیر المومنین علی راخلیفہ نداند اواز خوارج ست وکسیکہ اور ابر امیر المومنین ابوبکر وعمر تفضیل کند اواز روافض ست پھر فرمایا ازینجا باید دانست کہ درجہاں نہ ہمچو مصطفےٰ صلی تعالیٰ علیہ وسلم پیرے پیدا شد ونہ ہمچو ابوبکر مریدے ہوید گشت اے عزیز اگرچہ کمالیت فضائل شیخین بر ختنین مفرط وفائق اعتقاد باید کرد امانہ برو جہیکہ درکمالیت فضائل ختنین قصورے ونقصانے بخاطر تورسد بلکہ فضائل ایشان وفضائل جملہ اصحاب از عقول بشریہ وافکار انسانیہ بسے بالاتر

ست پھر فرمایا پس چوں اجماع صحابہ کہ انبیا صفت اندبر تفضیل شیخین واقع شدو مرتضی نیز دریں اجماع متفق وشریک بود مفضلہ دراعتقاد خود غلط کردہ است اے خان ومان مافدائے نام مرتضی باد وا ے دل وجان ما نثار اقدام مرتضی باد کدام بدبخت ازل کہ محبت مرتضی درویش نبا شد وکدام راندہ درگاہ مولی کہ اہانت او روادارد۔

مفضلہ گمان بردہ است کہ نتیجہ، محبت با مرتضی تفضیل اوست برشیخین ونمیدانند کہ ثمرہ محبت موافقت ست با او نہ مخالفت کہ چون مرتضی فضل شیخین وذی النورین رابر خودروا داشت واقتدابا ایشان کرد وحکمہاے عہد خلافت ایشان راامتثال فرمود شرط محبت با اوآن باشد کہ درراہ وروش با او موافق باشد نہ مخالف ، حضرت میر قدس سرہ المنیر نے یہ بحث پانچ ورق سے زائد میں افادہ فرمائی ہے۔

من طلب الزیادۃ فلیرجع الیہ ۔ الحمد للہ یہ عقیدہ ہے اہلسنت و جماعت اور ہم غلامان دودمان زید شہید کا واللہ تعالی اعلم۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ

ترجمہ فارسی عبارات

*خلفائے راشدین کے متعلق عقائد اسلامیہ کی وضاحت۔

﴿۱﴾ جاننا چاہئے کہ ہمارے خاندان میں حضرت سیّد عبد الواحد بلگرامی انتہائی صاحب کمال ہستی ہوئے ہیں۔ آپ آسمان ہدایت کے قطب اور دائرہ ولایت کے مرکز ہیں۔ ظاہری وباطنی علوم میں بلند رتبہ اور اہل تحقیق میں اعلیٰ ذوق کے حامل اور صاحب تصنیف وتالیف بزرگ ہیں۔ اس فقیر کا نسب چوتھی پشت میں حضرت کی ذات مبارک سے جاملتا ہے، آپکی سلوک

وعقائد میں مشہور ترین کتاب سنابل ہے۔

حاجی الحرمین سیّد غلام علی آزاد سلمۂ اللہ مآثرالکرام میں تحریر فرماتے ہیں ایک مرتبہ ماہ رمضان المبارک ۱۱۳۵ ہجری میں دارالخلافہ شاہجہان آباد میں شاہ کلیم اللہ چشتی کی خدمت میں حاضر ہوا دوران ملاقات میر عبدالواحد قدس سرّہ کا ذکر خیر درمیان میں آیا حضرت نے جناب میر کے مناقب کافی دیر تک بیان فرمائے۔ انہوں نے فرمایا ایک رات میں مدینہ منورہ میں سو رہا تھا کہ میں نے حقیقتاً دیکھا کہ میں اور سیّد صبغت اللہ بروجی اچانک حضور اقدس ﷺ کی محفل مبارک میں باریاب ہوئے صحابہ کرام اور اولیائے عظام کا مجمع حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اسی دوران ایک صاحب کو حضور ﷺ اپنی شیریں مسکراہٹ کے ساتھ کمال محبت اور نورانی گفتگو سے نواز رہے ہیں۔ جب محفل اختتام کو پہنچی میں نے سیّد صبغت اللہ سے پوچھا یہ صاحب کون ہیں کہ جنہیں حضور اقدس ﷺ نے اسقدر توجہ سے نوازا، انہوں نے فرمایا یہ حضرت میر عبدالواحد بلگرامی ہیں۔ اور حضرت میر علیہ الرحمہ کی مزید عزت افزائی کا باعث انکی کتاب سنابل ہے جسے حضور رسالت پناہ ﷺ کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل ہوا۔

﴿۲﴾ اولیائے کرام ومحدثین عظام متفق ہیں کہ انبیائے کرام علیھم السلام کے بعد تمام انسانوں سے افضل واعلیٰ حضرت ابوبکر صدیق اکبر ہیں پھر حضرت عمر فاروق اعظم اور پھر حضرت عثمان ذی النورین اور پھر حضرت علی المرتضیٰ تمام امت میں اعلیٰ ہیں رضی اللہ عنھم اجمعین پھر فرمایا شیخین یعنی حضرت صدّیق وفاروق کا رتبہ ختنین یعنی حضرت غنی وحیدر سے بلند وبرتر ہے، حضرت عثمان وعلی کے کسی نقصان وقصور کے بغیر رضی اللہ عنھم اجمعین۔ پھر فرمایا کہ صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین وتمام علمائے امت کا عقیدہ یہی ہے۔ مزید فرمایا مخدوم قاضی شہاب الدین تیسر الحکام میں فرماتے ہیں کہ کوئی ولی کسی نبی کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اسی طرح حدیث شریف کے مطابق امیر المومنین ابوبکر تمام اولیا سے برتر ہیں لیکن آپ کسی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچے اور آپکے بعد امیر المومنین عمر بن خطاب اور انکے بعد امیر المومنین عثمان بن

عفان کا مرتبہ ہے جبکہ عثمان غنی کے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالب کا رتبہ ہے رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین۔ اگر کوئی امیر المومنین حضرت علی کو خلیفۃ المسلمین نہ مانے وہ خارجی ہے جبکہ حضرت علی کو امیر المومنین حضرت ابوبکر و عمر پر فضیلت دینے والا رافضی ہے، مزید فرمایا کہ یہاں یہ بات بھی جان لینی چاہئے کہ جہان بھر میں نہ حضور ﷺ جیسا کوئی رہبر نہ صدیق رضی اللہ عنہ جیسا رہرو ہے۔ اے عزیز یاد رکھ اگرچہ فضائل شیخین (حضرت صدیق وفاروق) فضائل ختنین (حضرت عثمان وعلی) پر فوقیت رکھتے ہیں لیکن تجھے یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ اسطرح حضرت عثمان وعلی کی شان وفضیلت میں کوئی کمی ونقصان واقع نہیں ہوتا رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین بلکہ انکے فضائل اور حضور ﷺ کے تمام صحابہ کی شان اور مرتبہ ومقام انسانی عقل وفکر سے انتہائی بلند وبالا ہے۔ مزید فرمایا کہ تفضیل شیخین کے اجماع صحابہ میں خود حضرت علی بھی شریک ومتفق ہیں البتہ تفضیلیوں کا عقیدہ غلط ہے۔ ہمارا تن من دھن حضرت علی کے قدموں پر قربان جو اپنے دل میں حضرت علی کی محبت نہیں رکھتا وہ ہمیشہ کا بد بخت ہے اور حضرت علی کی توہین کرنے والا خدا کی جناب سے دھتکارا ہوا ہے۔ تفضیلیوں نے گمان کیا کہ حضرت علی سے محبت یہ ہے کہ آپکو شیخین پر فضیلت دی جائے اور یہ نہ سمجھ سکے کہ حضرت علی سے محبت کا ثمرہ شیخین کی فضیلت تسلیم کرنا ہے نہ کہ اس حقیقت کی مخالفت کیونکہ جناب مرتضیٰ حضرات شیخین کریمین وحضرت ذی النورین کو اپنی ذات پر فضیلت دیتے انکی اقتدا کرتے اور ان حضرات کے دور خلافت میں انکے احکامات کی موافقت فرماتے لہذا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سچی محبت کی دلیل یہ ہے کہ آپکے اس طریقہ پر عمل کیا جائے نہ کہ مخالفت ـــــــــــــــ

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

مشکل الفاظ کے معانی

اخذ صدقات	لوگوں سے زکوۃ وغیرہ وصول کرنا
اہلبیت	خاندان رسول مقبول ﷺ
اسفار	سفر کی جمع
امام الاشجعین	بہادروں کے امام
اسد اللہ الغالب	ہر میدان میں غالب آنے والا اللہ کا شیر
استفسار کیا	پوچھا
افترا	جھوٹ
اطہر	نہایت پاک
اشارات جلیلہ واضحہ	اہم اور واضح اشارے
اموال	مال کی جمع
استناد	سند حاصل کرنا۔ دلیل بنانا
استیعاب	شروع سے آخر تک بغور پڑھنا
اقتصار کرنا	مختصر کرنا
ازہاق	دفع کرنا
ابطال	جھوٹ ثابت کرنا
اوہام	وہم کی جمع
ارتضاء	راضی ہونا
احتمال	شک۔ گمان
بارہا	کئی مرتبہ
باسانید صحیحہ قویہ	صحیح اور مضبوط سندوں (واسطوں) کے ساتھ

بیت المال	وہ محکمہ جس میں زکوۃ وغیرہ کا حساب رکھا جاتا ہے
بعینہ	اس طرح
بتصریح نام	واضح طور پر نام لیکر
بسیط	وسیع۔ فراخ۔ طویل
پچھلا سفر	آخری سفر
پھیرنا	بدلنا
تردد	فکر۔ اندیشہ۔ سوچ
تحصیل زکوۃ	لوگوں سے زکوۃ وصول کرنا
تازیانہ	کوڑا
تبرّیٰ	بیزاری ظاہر کرنا (شیعوں کا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نفرت کا اظہار کرنا)
تحصیل خراج	ٹیکس وصول کرنا
تاریخی نام	وہ نام جسکے حروف کے اعداد سے وہی سال نکلتا ہو جس سال وہ کتاب لکھی گئی اور بحمد للہ ہمارے پیارے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تمام کتابوں کے نام تاریخی ہیں وہ بھی ایسے جن سے کتاب کا حقیقی موضوع بھی واضح ہوتا ہے، فن تاریخ گوئی میں یہ مہارت تامہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے ہی حصہ میں آئی۔ ذلک فضل الله .
تہدید	سخت تنبیہ یعنی سختی سے کسی بات کی طرف توجہ دلانا
تفضیل	بڑائی

جانشین	نائب۔ قائم مقام
جست کرنا	چھلانگ لگانا یہاں مراد بیٹھنا
چرسا	کوئیں سے پانی نکالنے والا چمڑے کا بڑا ڈول
حیات مستخلف	زندگی میں خلیفہ کرنا
حاجت نہ سمجھی	ضرورت نہ سمجھی
حد لگانا	سزا دینا
حجج قاہرہ	زبردست حجتیں
دربارۂ خلافت	خلافت سے متعلق
دریافت کرنا	پوچھنا
دلائل باہرہ	کھلی دلیلیں
راوین	روایت کرنے والے
زعامت	اختیاری شان
سیّد یوم النشور	قیامت کے دن کے سردار ﷺ
سپہ سالار	فوج کا جرنیل
سیّد المرسلین	رسولوں کے سردار ﷺ
سیراب کرنا	پانی پلانا۔ پانی لگانا
سپید	سفید
صالح	نیک
ضخیم	موٹی
عہدہ قضا بخشا	جج بنایا
غزوات	غزوہ کی جمع یعنی حضور ﷺ کے زمانہ میں

	لڑی جانے والی جنگیں
غضب فرمایا	غصہ فرمایا
فرودگاہ	رہنے کی جگہ
فرمودات	کہی ہوئی باتیں
قرائے کرام	قاری کی جمع (عزتوں والے قاری)
قتال کرنا	لڑنا
کلی مطلق	مکمل طور پر
مباحثے مشاورے	مراد صلاح مشورے
مامور کرنا	حکم دینا۔ کسی کام پر لگانا
مروی	روایت کیا گیا
مستحق	حقدار
موکول	رکھی
متسم	نام دیا گیا
مفر	جائے فرار (بھاگ کر چھپنے کی جگہ)
مردم	آدمی
مفتری	جھوٹا
ملتفت	متوجہ
مستفتی	سوال پوچھنے والا
مجامع	مجمع کی جمع
محکم	مضبوط
مفسر	کھلا۔ روشن

مفصل	تفصیل کے ساتھ
مدد مدیدہ	عرصہ دراز
نیابت	قائم مقامی
ناظم	انتظام کرنے والا
نہضت	کوچ کرنا۔ رخصت ہونا
نص صریح علی الاعلان	ایسی واضح بات جس پر قرآن وحدیث کی گواہی موجود ہو
نوشتہ	لکھی ہوئے بات
نفس زکیہ	پاک جان
واشگاف	کھلا

بعض عبارتوں کے مختصر مطالب

☆ ۱۔ مراد یہ کہ حضور ﷺ دنیا سے اچانک رخصت نہ ہوئے بلکہ مرض وفات شریف میں کئی دن مبتلا رہے۔

☆ ۲۔ یعنی حضور اقدس ﷺ اکثر اپنے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا ذکر خیر شریف ضرور فرماتے۔

☆ ۳۔ اس دین (اسلام) کی تبلیغ ونفاذ کیلئے مقرر کیا جانا جس دین کے ساتھ حضور اقدس ﷺ دنیا میں تشریف لائے ہیں

☆ ۴۔ یعنی انتقال ہوا۔

☆ ۵۔ یعنی قرض کی صورت میں خریدے۔

☆ ۶۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ وتبارک عنہا۔

☆ ۷۔ یعنی حضرت سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے متعلق مسلمان اختلاف

نہیں کریں گے۔

☆۸۔یعنی حضرت ابوبکر صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم۔

☆۹۔یعنی تمام نبیوں اور رسولوں کے بعد چاروں خلفاء (حضرات ابوبکر صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بزرگی اور عزت وعظمت میں تمام انسانوں سے افضل واعلیٰ ہیں۔

☆۱۰۔یعنی حضرت علی اور حضور ﷺ کی مقدس آل کے اماموں کے واضح ارشادات۔

☆۱۱۔صحابہ کرام اور تابعین عظام (جنہوں نے صحابہ کرام کی زیارت فرمائی) کا متفق اور راضی ہونا۔

☆۱۲۔ساری امت کے اولیاء اور علماء کی وضاحتیں۔

☆۱۳۔یعنی حق بات کا ثبوت اور جھوٹے وہموں کا رد۔

☆۱۴۔سچ بولنے والا اور سچ کی حفاظت کرنے والا۔

☆۱۵۔یعنی صحابہ کرام کی فضیلت کا مسئلہ نہایت تفصیل سے بیان فرمایا۔

☆۱۶۔مراد یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے دوران ہمیشہ برسر منبر لوگوں کے سامنے اور خاص تنہائی میں بھی انتہائی کھلے، صاف اور ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک انداز میں حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا خود اپنے سے افضل ہونا اور حضور اقدس ﷺ کی ساری امت میں اعلیٰ ہونا بیان فرماتے رہے۔ اور اس مسئلہ کی مخالفت کرنے والے کو جھوٹا کہا اور اسے اسّی (۸۰) کوڑوں کی سزا دی۔

☆۱۷۔مراد یہ کہ محدث موصوف نے شیعہ ہونے کے باوجود حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی فضیلت کو تسلیم کیا۔

☆۱۸۔یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مبارک گھر۔

مناقب صدیق و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

از

استاذ زمن نازش شعر و سخن فخر نعت گویاں برادر اعلیحضرت مولانا محمد حسن رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا — ہے یار غار محبوب خدا صدیق اکبر کا
الٰہی رحم فرما خادم صدیق اکبر ہوں — تری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا
رسل اور انبیا کے بعد جو افضل ہو عالم سے — ہے یار غار محبوب خدا صدیق اکبر کا
الٰہی رحم فرما خادم صدیق اکبر ہوں — تری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا
رسل اور انبیا کے بعد جو افضل ہو عالم سے — یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا
نبی کا اور خدا کا مدح گو صدیق اکبر ہے — نبی صدیق اکبر کا خدا صدیق اکبر کا
خدا اکرام فرماتا ہے اتقا کہہ کے قرآں میں — کریں پھر کیوں نہ اکرام اتقیا صدیق اکبر کا
ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخل بیعت — بنا فخر سلاسل سلسلہ صدیق اکبر کا
مقام خواب راحت چین سے آرام کرنے کو — بنا پہلوئے محبوب خدا صدیق اکبر کا
علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے — جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا

لٹایا راہ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لٹ لٹ کر حسن گھر بن گیا صدیق اکبر کا

==========================

اے حب وطن ساتھ نہ یوں سوئے نجف جا — ہم اور طرف جاتے ہیں تو اور طرف جا
چل ہند سے چل ہند سے چل ہند سے غافل — اٹھ سوئے نجف سوئے نجف سوئے نجف جا
پھنستا ہے وبالوں میں عبث اختر طالع — سرکار سے پائے گا شرف بہر شرف جا
ے طلعت شہ آ تجھے مولا کی قسم آ — اے ظلمت دل جا تجھے اس رخ کا حلف جا
جیلاں کے شرف حضرت مولا کے خلف ہیں — اے نا خلف اٹھ جانب تعظیم خلف جا
تفضیل کا جویا نہ ہو مولا کی ولا میں — یوں چھوڑ کے گوہر کو نہ تو بہر خذف جا
مولیٰ کی امامت سے محبت ہے تو غافل — ارباب جماعت کی نہ تو چھوڑ کے صف جا

کہہ دے کوئی گھیرا ہے بلاؤں نے حسن کو
اے شیر خدا بہر مدد تیغ بکف جا

مناقب صدیق و علی ماخوذ از نفس الایمان

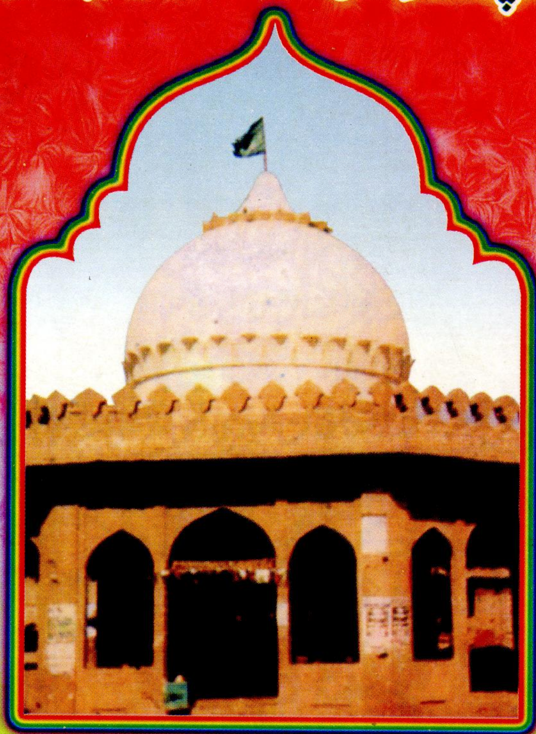
محب مصطفیٰ صدیق اکبر
ہیں محبوب خدا صدیق اکبر
زمین و آسمان میں سب سے افضل
ہیں بعد الانبیا صدیق اکبر
محمد ﷺ مدعی اور تم مصدق
لقب ہے آپکا صدیق اکبر
شب اسریٰ سر سدرہ نبی نے
سنی تیری ندا صدیق اکبر
عطا ہو صدقہء سبطین احمد ﷺ
مجھے صدق و صفا صدیق اکبر
ہے نازاں اپنی قسمت پر کہ واصف ہے فاروقی ترا صدیق اکبر

========================

اما الاولیاء مولیٰ علی ہیں
شہ ہر دو سرا مولیٰ علی ہیں
در شہر علوم مصطفیٰ ہیں
امام دو سرا مولیٰ علی ہیں
ہیں موسی کے لیے ہاروں ایسے
برائے مصطفیٰ مولا علی ہیں
ہیں بوبکر و عمر، عثماں کے جانی
اخی مصطفیٰ مولا علی ہیں
مصائب سے پریشاں ہوں میں کیوں کر
مرے مشکل کشا مولا علی ہیں
ہے فاروقی مسلّم اہل حق کو کہ راہ حق نما مولا علی ہیں

نفس الایمان از حضرت مولانا محمد مشتاق احمد فاروقی رضوی مدظلہم

یاالٰہی سردرِاحمد ﷺ پہ ہو وقتِ اجل
مرشدی سردار احمد با رضا کے واسطے



دربارِ عالیہ حضور محدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر

مکتبہ محدث اعظم پاکستان

Mob:0303-6403379

اسٹاکسٹ

سیزن ڈائری

سمیع سینٹر غزنی سٹریٹ 38-اردو بازار لاہور
Ph:7353480, Fax:6374722
E-mail:seasonsdiary@hotmail.com